www.ShianeAli.com

نبیؐ کی قبر پہ صغراؑ نے پایا زینبؑ کو
وہ بولی سارے عزیزوں کا اپنے پرسا لو
۱۶
گلے لپٹ کے پکاری پدر کا پرسا دو
سبھی شہید ہیں اور فدیۂ شہ خوش خو

مرثیہ نمبر ۸۹/۱۲

تو جانتی تھی کہ بابا فقط موا صغراؑ
شہید تیر سے اصغرؑ تلک ہوا صغراؑ

۱
جب گورِ غریباں سے وطن میں حرم آئے
کہتے تھے نہ اکبرؑ نہ امام اُمم آئے
سر پیٹتے سجادؑ بہ زیرِ علم آئے
اٹھارہ بنی فاطمہؑ کو کھو کے ہم آئے

آواز بتولؑ آئی کہ تاریک جہاں ہے
زینبؑ مرا یوسف مرا شبیرؑ کہاں ہے

۲
زینبؑ مرے بچوں کو کہاں چھوڑ کے آئی
زینبؑ مرے مظلوم سے کی تو نے جدائی
زینبؑ مرے پردیسی کو یثرب میں نہ لائی
زینبؑ تو لٹا آئی غریبوں کی کمائی

نکلی تھی تو سب کنبہ کو اولاد کو لے کر
آئی ہے فقط عابدؑ ناشاد کو لے کر

۳
ناگاہ خبر آمد سادات ہوئی عام
ہر سمت تصدق کا زیارت کا سرانجام
مردوں سے بھرے راستے اور عورتوں سے بام
پر نالۂ زہراؑ سے بقیعہ میں تھا کہرام

یہ کہتے ہوئے لوگ چلے جاتے تھے گھر سے
کہہ دے کوئی صغراؑ سے حسینؑ آئے سفر سے

۴
زنجیرِ درِ فاطمہ صغراؑ کو ہلا کر
بی بی پدر آیا ترا اب شکر خدا کر
اک لڑکی نے جلدی سے یہ آواز دی آ کر
مل آئی ہوں کبراؑ و سکینہؑ سے میں جا کر

مرضی تری مادر کی جو میں پاتی ہوں بی بی
میں گود میں اصغرؑ کو ابھی لاتی ہوں بی بی

Presented by www.ziaraat.com

۵
آواز دی صغرا نے ترے منہ کے میں واری
صدقے کرو زہرا کی مراد آئی ہماری
اور مادرِ عباس کو خوش ہو کے پکاری
ہنستی ہوئی در پر گئی شبیر کی پیاری
کیا دیکھتی ہے چاروں طرف عید بپا ہے
پر شہر کے دروازہ پہ رونے کی صدا ہے

۶
پنجۂ علم سبز کا پھر دور سے چمکا
اک لڑکی اور اک لڑکا عصا تھامے علم کا
اک ناقہ پہ آ پہونچا نشاں شاہ امم کا
منہ پیٹ کے دونوں یہ بیاں کرتے تھے غم کا
ہے ہے علی و احمد و مختار کو مارا
امت کے علمدار کے سردار کو مارا

۷
اور بچوں کی فریاد پہ سب خلق پکاری
یہ غل تھا کہ پیدا ہوئی زینب کی سواری
عباس کا یہ بیٹا ہے وہ شاہ کی پیاری
کالی کفنی کالی ردا کالی عماری
محمل میں بھی سر شرم سے نہوڑائے ہوئے ہیں
اور خاک بھرے بالوں کو بکھرائے ہوئے ہیں

۸
کوٹھے پہ کھڑی ہوگئیں سب عورتیں اس دم
بڑھ بڑھ کے مخاطب ہوئیں با دیدۂ پرنم
ہاتھ اپنے رکھے ہاتھوں پہ اور گردنیں کیں خم
لے زینب عالی گہر اے ثانیٔ مریم
آگے بھی یہاں تھا یہی دستور ہمارا
تسلیم اور آداب ہو مقبول ہمارا

۹
لو منہ سے تو اب پردۂ محمل کو ہٹاؤ
مردانہ نہیں ہے یہاں لو منہ نہ چھپاؤ
مشتاق ہیں سب لونڈیاں دیدار دکھاؤ
وہ بولی کہ بس بس نہ مجھے شرم دلاؤ
درباروں میں بازاروں میں تشہیر ہوئی ہوں
زینب وہ کوئی اور ہے میں کنبہ موئی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۰
سر کوفے سے عریاں ہے دیکھو گی دِکھاؤں
ناداری کا ساماں ہے دیکھو گی دِکھاؤں
سو ٹکڑے گریبان ہے دیکھو گی دِکھاؤں
بیوارثوں کی شان ہے دیکھو گی دِکھاؤں
ہیں بازوؤں میں داغِ رسن دیکھنا کیا ہے
مجروح ہے دُرّوں سے بدن دیکھنا کیا ہے

۱۱
تھرائے ہوئے ہاتھوں سے پردہ جو اُٹھایا
چلائیں کہ تم سب سے جو منہ میں نے چھپایا
سر پیٹ کے منہ خاک بسر اُس کو دکھایا
رُوپیٹ ہے مری جس سے وہ بھائی نہیں آیا
سر پر مرے دامانِ حسینؑ اب نہیں لوگو
وہ اور ہی زینبؑ تھیں میں زینبؑ نہیں لوگو

۱۲
اے ہاشمیو شوہرِ زینبؑ سے خبردار
ابنِ حنفیہ سے بھی اس دم رہو ہوشیار
کانپیں نہ گلا ہاتھ سے لے کے کوئی تلوار
ہے صاحبِ غیرت پسرِ حیدرِ کرار
بازو پہ نشاں رسی کے دکھلائی ہے زینبؑ
وہ اونٹ پہ سر کھولے ہوئے آتی ہے زینبؑ

۱۳
یہ نوحہ تھا جو حشر کا ساماں نظر آیا
ماتھے پہ جما خونِ شہیداں نظر آیا
یعنی شترِ زینبؑ نالاں نظر آیا
سر فاطمہ کی بیٹی کا عریاں نظر آیا
خوں بہتا تھا زخموں کی طرح دیدۂ تر سے
آتی تھی صدا ہائے حسینا کی جگر سے

۱۴
ابنِ حنفیہؑ کا ہوا دل تہ و بالا
پر سب نے انھیں دی قسمِ سیّدِ والا
خنجر وہیں حلقوم پہ رکھنے کو نکالا
عبداللہ و جعفر کو فرشتوں نے سنبھالا
زینبؑ نے کہا قتل کرو مل کے مجھی کو
کھو آئی ہوں جنگل میں حسین ابنِ علیؑ کو

ــه یہاں ختم کر سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۵

انبوہِ جوانانِ وطن جب نظر آیا
ٹکڑے ہوا دل یاد جو لختِ جگر آیا
دل بانو کا اکبرؑ کے تصور میں بھر آیا
بے ساختہ یہ حرف لبِ پاک پہ آیا

بیٹے کی جدائی میں مجھے صبر نہیں ہے
یثرب کے جوانو مرا اکبرؑ بھی کہیں ہے

۱۶

ماں باپ کو دکھلائے خدا بیاہ تمہارا
جب بیاہ کے قابل ہوا دنیا سے سدھارا
ہمجولی تمہارا تو پُر ارمان گیا مارا
ہے ہے مرا یوسفؑ مرا جانی مرا پیارا

بزمِ غمِ اکبرؑ کی جو بنیاد کروں گی
ہمجولی کے ماتم میں تمہیں یاد کروں گی

۱۷

صغراؑ نے سُنی مادرِ بےکس کی جو زاری
اے والدۂ ماجدہ تسلیم ہماری
دوڑی گئیں محمل کے قریں اور یہ پکاری
اصغرؑ کو دکھا دو مجھے منگوا دو سواری

کہدو کہ تمنا ترے ملنے کی بڑی ہے
بیمار بہن ہاتھوں کو پھیلائے کھڑی ہے

۱۸

ناگاہ نظر جا پڑی گہوارہ کے اوپر
بھیا علی اصغرؑ علی اصغرؑ علی اصغرؑ
جھولے پہ گری اور یہ چلائی وہ رو کر
بانوؑ نے کہا سوتے ہیں وہ قبر کے اندر

پانی کے لئے ماں سے وہ روٹھیں ہیں دہائی
بستی میں شہیدوں کے وہ سوتے ہیں دہائی

مرثیہ نمبر ۹۰/۱۲

۱

جد کے روضہ پہ اسیرانِ ستم آتے ہیں
فاقہ کش اہلِ عزا کشتۂ غم آتے ہیں
ہر طرف غل ہے کہ پابندِ الم آتے ہیں
گھر لٹا کر شہِ بیکس کے حرم آتے ہیں

یوں سفر میں نہ عزیزوں سے چھٹیگا کوئی
یوں جہاں میں نہ لٹا ہے نہ لٹے گا کوئی

Presented by www.ziaraat.com